بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، وبعد

سبیل کسے کہتے ہیں؟

سبیل: وہ راستہ جو منزل مقصود تک پہنچادے۔

مومنین کون ہیں؟

مومنین: صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ہر وہ شخص ہے جو انکی احسان کے ساتھ پیروی کرتا ہے قیامت تک۔

نبی رحمت (ﷺ) نے فرمایا:

خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

میرے زمانے کے لوگ سب سے بہتر ہیں پھر ان کے بعد والے پھر ان کے بعد والے۔

(صحیح بخاری)

ان تین بہترین زمانے کے نیک لوگوں کو سلف صالحین کہتے ہیں۔

سبیل المومنین کیا ہے؟

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾

جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہوجانے کے بھی رسول اللہ ﷺ کے خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کردیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور دوزخ میں ڈال دیں گے اور وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔ (سورۃ النساء: 115)

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سبیل المومنین (مومنین کے راستے) کو اختیار کرنا واجب ہے۔

اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

میری امت تہتر فرقوں پر تقسیم ہوگی ان میں ایک کے علاوہ باقی سب فرقے جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! وہ نجات پانے والے کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر چلیں گے۔

(ترمذی، علامہ الالبانی نے صحیح قرار دیا ہے)

سبیل المومنین = قرآن + سنت + سلف صالحین کی سمجھ

غیر سبیل المومنین کیا ہے؟

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾

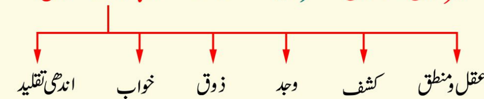
جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہوجانے کے بھی رسول اللہ ﷺ کے خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کردیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور دوزخ میں ڈال دیں گے اور وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔ (سورۃ النساء: 115)

اور اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾

دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کردیں گی (سورۃ الانعام: 153)

غیر سبیل المومنین = قرآن + حدیث + خواہشات نفسانی



سبیل المومنین کیوں ضروری ہے؟

۱: نجات کا واحد راستہ ہے (دلائل بیان کئے جاچکے ہیں)۔

۲: قرآن وسنت کو سمجھنے کا صحیح اور بہترین راستہ ہے۔

۳: وحدت امت کا صحیح اور آسان ترین راستہ ہے۔

۲: قرآن وسنت کو سمجھنے کا صحیح اور بہترین راستہ ہے۔

مثال – 1

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ﴾

حکم تو بس ایک اللہ ہی کا ہے۔ (سورۃ یوسف: 40)

﴿وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾

اور جو شخص اللہ تعالی کی اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے اور اس کی مقررہ حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا ایسوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔ (سورۃ النساء: 14)

بعض خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے والوں نے کہا:

ان آیات میں دلیل ہے کہ بعض صحابہ کافر و مرتد ہوگئے ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالی کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کیا ہے اور ہر حکمران بھی کافر ہے جو ایسے فیصلے کرتا ہے اور اس کے خلاف بغاوت کرنا فرض ہوجاتا ہے، اور کبیرہ گناہ کرنے والا مسلمان بھی کافر ہے۔

جواب



قرآن: اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔

(سورۃ النساء: 48)

سنت:

اللہ تعالی فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ جاؤ جہنم میں سے اس شخص کو نکالو جس کے دل میں تم ذرہ برابر ایمان پاؤ۔ پس فرشتے نکال لیں گے جن کو انہوں نے جان لیا۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم لوگ میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت پڑھ لو (بے شک اللہ تعالی ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا) (صحیح بخاری)

سلف صالحین کی سمجھ: سلف صالحین نے اس مسئلے کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور وہ (یعنی وہ علماء جن سے وہ بار بار ملے تھے) اہل قبلہ میں سے کسی کے گناہوں کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے تھے (کفر کا فتوی نہیں لگاتے تھے)۔

(اصول اعتقاد اہل سنت والجماعت | امام لالکائی، ج1، ص136)

امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد، امام علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کسی شخص کے لئے جائز نہیں جو اللہ تعالی اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے کہ وہ ایک رات بھی بغیر امام (حکمران) کے گزارے، اچھا ہو یا برا وہی امیر المؤمنین ہے.... اور اسکے خلاف خروج و بغاوت کرنے والا مر جاتا ہے تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

(اصول اعتقاد اہل سنت والجماعت | امام لالکائی، ج1، ص131)

یہی سلف صالحین کی سمجھ ہے اور اسی کا نام سبیل المؤمنین ہے۔

مثال – 2

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾

اور وہ تمہارے ساتھ ہے خواہ تم کہیں بھی ہو۔ (سورۃ الحدید: 4)

﴿وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾

اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔ (سورۃ ق: 16)

بعض خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے والوں نے کہا:

ان آیات میں دلیل ہے کہ اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے۔

جواب



قرآن: اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ﴾

جو رحمٰن ہے، عرش پر مستوي ہے۔ (سورۃ طہ: 5)

سنت:

معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ کے علاقوں میں میری بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں وہاں گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا میری ایک بکری کو اٹھا کر لے گیا ہے آخر میں بھی بنی آدم سے ہوں مجھے بھی غصہ آتا ہے جس طرح کہ دوسرے لوگوں کو غصہ آجاتا ہے میں نے اسے ایک تھپڑ مار دیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا مجھ پر یہ بڑا گراں گزرا اور میں نے عرض کیا کے میں اس لونڈی کو آزاد نہ کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لاؤ میں اسے آپ ﷺ کے پاس لے آیا آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس لونڈی نے کہا آسمان میں (آسمانوں پر) آپ ﷺ نے اس سے پوچھا میں کون ہوں؟ اس لونڈی نے کہا کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں آپ ﷺ نے اس لونڈی کے مالک سے فرمایا اسے آزاد کردے کیونکہ یہ لونڈی مومنہ ہے۔ (صحیح مسلم)

سلف صالحین کی سمجھ: سلف صالحین نے اس مسئلے کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

امام ابن ابی عز حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور سلف کا کلام اللہ تعالی کی صفت علو کے ثبوت میں بہت زیادہ ہے، ان میں سے، شیخ الاسلام ابو اسماعیل انصاری نے اپنی کتاب الفاروق میں بیان فرمایا ہے کہ، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص انکار کرتا ہے کہ اللہ تعالی آسمان پر ہے وہ کافر ہے۔ (شرح کتاب عقیدہ طحاویہ)

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالی عرش پر مستوی ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی یہاں پر بھی ہے، اور زمین کی طرف اشارہ کیا، وہ جہمی ہے۔

(امام ابوعثمان صابونی کی کتاب عقیدۃ السلف واصحاب الحدیث)

نوٹ: جہمی وہ ہیں جو جہم بن صفوان کے متبعین ہیں جو اہل سنت میں سے نہیں ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ تعالی کے اس فرمان کے متعلق:

﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى﴾

استوی (کا معنی) معلوم ہے، کیفیت مجہول ہے، اس پر ایمان لانا واجب ہے، اور اسکے (یعنی کیفیت کے) متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔ (شرح کتاب عقیدہ طحاویہ)

یہی سلف صالحین کی سمجھ ہے اور اسی کا نام سبیل المؤمنین ہے۔

مثال – 3

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَقَالُوۡا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمۡ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوۡثَ وَيَعُوۡقَ وَنَسۡرًا﴾

اور کہا انہوں نے کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو (سورۃ نوح:23)

بعض خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے والوں نے کہا:

اس آیت میں دلیل ہے کہ شرک کا معنی بتوں کی عبادت ہے انبیاء اور اولیاء کو پکارنا ان سے مدد طلب کرنا، ان کے لئے صدقات وخیرات، قربانی ودیگر عبادات صرف کرنا شرک نہیں ہے۔

جواب



قرآن: اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًـا﴾

اور اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو (سورۃ النساء:36)

عربی قاعدہ: النكرة في سياق النهي تفيد العموم۔ اگر اسم عام (common noun) سیاق نہی میں آئے تو یہ صیغہ عام ہوتا ہے۔ یعنی کسی بھی چیز کو شریک نہیں کرنا۔

سنت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے، کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں (صحیح بخاری)

سلف صالحین کی سمجھ: سلف صالحین نے اس مسئلے کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سورۃ نوح آیت 23 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر، یہ سب نوح علیہ السلام کی قوم کے (نیک لوگ) اولیاء کے نام ہیں، انکی وفات کے بعد انکی صورتوں کے بت بنائے گئے، انکی عبادت نہیں ہوتی تھی مگر جب علم جاتا رہا تو انکی عبادت شروع ہوگئی۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ نوح)

یہی سلف صالحین کی سمجھ ہے اور اسی کا نام سبیل المؤمنین ہے۔

٣: وحدت امت کا صحیح اور آسان ترین راستہ ہے

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا﴾

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ (سورۃ آل عمران:103)

﴿فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوْا﴾

اگر وہ تم (صحابہ کرام) جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں (سورۃ البقرۃ:137)

﴿وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدٰى وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا﴾

جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول اللہ ﷺ کے خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور دوزخ میں ڈال دیں گے اور وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔ (سورۃ النساء:115)

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت میں) نئی باتوں سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے۔ لہذا تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ میرے اور خلفاء راشدین مہدیین (ہدایت یافتہ) کی سنت کو لازم پکڑے۔ تم لوگ اسے (سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لو۔ (ترمذی، علامہ الالبانی نے صحیح قرار دیا ہے)

اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

میری امت تہتر فرقوں پر تقسیم ہوگی ان میں ایک کے علاوہ باقی سب فرقے جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ نجات پانے والے کون ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر چلیں گے۔

(ترمذی، علامہ الالبانی نے صحیح قرار دیا ہے)

ان آیات اور احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امت میں تفرقہ ہوگا اور تفرقہ ایک مرض ہے اور ہر مرض کی بنیادی وجہ ہوتی ہے۔

تفرقے کی بنیادی وجہ اور اس کا علاج کیا ہے؟

١: تفرقے کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

اللہ تعالی کی رسی کو چھوڑ دینا ہے۔

٢: اللہ تعالی کی رسی کیا ہے (جو اللہ تعالی نے سورۃ آل عمران:103 میں ذکر کیا ہے)؟

اللہ تعالی کی رسی وحی ہے، اور وحی قرآن اور سنت ہے۔

٣: اللہ تعالی کی رسی کو چھوڑنے کا کیا مطلب ہے؟

قرآن اور سنت کو چھوڑنا۔

٤: قرآن اور سنت کو چھوڑنے کا کیا مطلب ہے؟

قرآن اور سنت کے خلاف عمل کرنا۔

٥: قرآن اور سنت کے خلاف عمل کب ہوتا ہے؟

جب قرآن اور سنت کو غلط سمجھا جائے۔

٦: قرآن اور سنت کو کب غلط سمجھا جاتا ہے؟

جب صحیح سمجھ سے دوری اختیار کی جائے۔

٧: قرآن اور سنت کی صحیح سمجھ سے دوری کیسے اختیار کی جاتی ہے؟

سلف صالحین کے راستے کو چھوڑ کر سمجھنے کے نئے راستے ایجاد کرنے سے جن کی کوئی دلیل نہیں مثلا: عقل ومنطق، کشف، ذوق، وجد، خواب، اندھی تقلید وغیرہ...

٨: نئے راستے کس بنیاد پر اختیار کئے جاتے ہیں؟

خواہشات نفسانی کی بنیاد پر۔

قرآن اور سنت کو سمجھنے کا اور وحدت امت کا صحیح طریقہ کیا ہے؟



سبیل المؤمنین



+966 547 030 234

+966 501 793 200
+966 545 610 557

ashabulhadith



سبیل المؤمنین

ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ)